آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یونیورسٹیوں اور کالجوں کی سطح کی اس کتاب کے فلسفے کو دیہات کے کسانوں تک پہنچانے اور جامۂ عمل پہنانے کے لیے ہمارے ذرائع ابلاغ اس کتاب کے مقصد میں اپنا حصہ ادا کرسکیں گے یا نہیں!

کھلی چٹھی بنام قاضی مظہر حسین من جانب: سید مہر حسین بخاری ۔ ناشر: مجلس تحفظِ ناموسِ اہل بیت ۔ قیمت ۲/- روپے

اصل حقیقت پورا نام: قاضی مظہر حسین چکوالی کے خارجی فتنہ کی اصل حقیقت از مولانا محمد علی صاحب سعد آبادی ۔ ناشر: تحریک خدام الصحابہؓ، شریف نگر، سی ۶ ۔ فیڈرل بی ایریا کراچی۔

یہ دو رسائل تبصرے کے لیے آئے ہیں، مگر ان صفحات میں ایسی بحثوں پر کیا تبصرہ لکھا جائے جو ہماری توجہات کو حال کے تباہ کن فتنۂ الحاد اور فلسفہ ہائے مادیت سے ہٹا کر بار بار کی دہرائی ہوئی صدیوں پہلے کی تاریخ پر لے جاتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کا معاملہ کیسا تھا۔

یوں بھی جہاں تک (بواسطہ رسم علاقائیت) میں جملاً قاضی مظہر حسین صاحب کو جانتا ہوں، بغیر ان کے ادب میں کمی کیے، انہیں "منظہر مباحث" سمجھتا ہوں۔ وہ سالہا سال سے نت نئے قضیے چھیڑتے رہتے ہیں اور اسی میں ان کا علم اور اُن کی عزیز عمر کھپ رہی ہے۔ قاضی صاحب کے لیے ہم ہی کافی تھے کہ وہ سارے نادر انداز یاں ہم پر شوق سے کرتے رہتے۔ کیا کہ وہ طرح طرح کے مناظروں اور قضیوں کو اُٹھاتے رہتے ہیں۔ کیا اُن کی کوششوں سے علاقہ میں دس بیس افراد بھی کھرے مسلمان بن سکے؟ رشوتؔ، مالِ حرام، تشدد، اسراف، برادری پرستی، رسم پرستی، شرک اور دوسری بلاؤں میں کچھ بھی کمی آئی ۔ یہی معیار ہوتا ہے دینِ برحق کی علمبرداری میں کامیابی کا۔

اسی طرح ان کے خلاف جو اصحاب لکھتے ہیں کہ میں ان سے کہتا ہوں کہ آؤ اور آج کی سپرپاورز کی سامراجیت اور آج کے فلسفوں اور آج کی تہذیبی قدروں کے تباہ کن سیلاب کو دیکھو کہ مسلمان خاص طور اس کی زد میں آکر تباہ ہو رہے ہیں، کچھ ان کا توڑ کرو اور مسلمانوں کو اس سیلاب کے شعور